دیکھیے اس بحر کی تہ سے اچھلتا ہے کیا ؟
گنبد نیلو فری رنگ بدلتا ہے کیا ؟

مولانا صلاح الدین مرحوم

گزشتہ مہینے کا ایک اور المناک اور جگر خراش حادثہ مولانا صلاح الدین احمد مدیر اعلیٰ "ادبی دنیا" و مؤسس "اردو فاؤنڈیشن" کا انتقال ہے۔

مولانا صلاح الدین اپنی ذات سے ایک انجمن تھے۔ انھوں نے اردو زبان کی ناقابل فراموش خدمت کی ہے۔ وہ صاحب طرز ادیب تھے۔ انھوں نے اردو کے حفظ و بقا کے لیے تن، من دھن ہر چیز قربان کر دی تھی۔ اردو کے لیے وہ سب سے لڑنے کو تیار رہتے تھے۔ حق گوئی ان کی سرشت تھی اور سچ بات کہنے میں نہ کبھی ان کی زبان لڑکھڑائی، نہ ان کے تیور میں فرق آیا۔ انھوں نے یہ کبھی سوچا ہی نہیں کہ اس حق گوئی کا انجام کیا ہو گا ؟ رہا انعام سو اس کی نہ انھوں نے کبھی تمنا کی نہ خواہش۔

مولانا صلاح الدین نے یہ ثابت کر دیا کہ ایک فرد واحد، اگر خلوص کے اسلحہ سے آراستہ ہو، سچائی کی پونجی اپنے پاس رکھتا ہو، لوث اغراض سے جس کا دامن پاک ہو، وہ حد درجہ نامساعد اور ناسازگار حالات میں بھی نہایت وقیع اور کبھی ماند نہ پڑنے والے کارنامے انجام دے سکتا ہے۔ وہ انتہائی خوددار و غیور شخص تھے۔ نہ حکومت سے کبھی وہ طالب امداد ہوئے، نہ سرمایہ داروں کے سامنے ان کا دست طلب دراز ہوا، نہ عوام کے سامنے انھوں نے چندے کی فہرست کھولی۔ جو کچھ اپنے پاس تھا وہ لگاتے رہے۔ یہاں تک کہ ایک روز اپنی جان عزیز بھی اسی گراں مایہ مقصد کے لیے قربان کر دی :

بہت سعی کیجیے تو مر رہیے میرؔ
بس اپنا تو اتنا ہی مقدور ہے !